50758- مسافر پر کب روزہ نہ رکھنا حرام ہے ؟

سوال

مسافر پر کب روزہ نہ رکھنا حرام ہے، سبب کے ساتھ بیان کریں ؟

پسندیدہ جواب

قرآن کریم اور سنت نبویہ اور اجماع امت اس پر دلالت کرتے ہیں کہ مسافر رمضان المبارک میں روزہ افطار کرسکتا ہے، اس کی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

.{اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے }. البقرۃ (185).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (37717) کے جواب کا مطالعہ کریں.

فقہاء کرام رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ اس مسافر کے لیے روزہ ترک کرنا مباح ہے جو قصر کی مسافت جتنا سفر کرے، اور اس کا سفر مباح اور حلال ہو.

لیکن اگر کوئی شخص قصر کی مسافت جتنا سفر نہیں کرتا، یا پھر اس کا سفر معصیت اور برائی کا سفر ہے، تو ان دونوں کے لیے قصر کرنی مباح نہیں اور اسی طرح اگر وہ روزہ نہ رکھنے کے لیے سفر کرتا ہے تو اس پر سفر اور روزہ نہ رکھنا دونوں حرام ہیں.

اور جمہور علماء کے ہاں قصر کی مسافت چار برید ہے جو تقریبا 80 اسی کیلومیٹر کے برابر ہے، اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ مسافت کا کوئی اعتبار نہیں، بلکہ جسے لوگ سفر کا نام دیتے ہیں وہ معتبر ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (38079) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور یہ قول کہ معصیت کا سفر کرنے والے کے لیے روزہ چھوڑنا مباح نہیں اور نہ ہی اسے سفر کی دوسری رخصتیں مباح ہیں مثلا نماز قصر کرنا، یہ مالکی، شافعی اور حنابلہ کا مذہب ہے.

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (52/2).

اور انہوں نے اپنے اس قول کی تعلیل یہ بیان کی ہے کہ : روزہ چھوڑنا ایک رخصت ہے، اور معصیت کا سفر کرنے والا رخصت کا اہل نہیں، اور ان میں سے کچھ نے مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی سے استدلال کیا ہے :

.{جو کوئی مضطر اور مجبور ہو جائے اور وہ بغاوت کرنے اور حد سے تجاوز کرنے والا نہ ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں }. البقرۃ (173).

اس کی وجہ الدلالت یہ ہے کہ : اللہ سبحانہ وتعالی نے باغی اور حد سے تجاوز کرنے والے مضطر کے لیے مردار کھانا مباح نہیں کیا، کیونکہ وہ نافرمان ہیں.

ان کا کہنا ہے کہ : باغی وہ ہے جو امام کے خلاف خروج کرے، اور حد سے تجاوز کرنے والا عادی وہ ہے جو لٹیرا ہو اور ڈاکہ ڈالے اور لڑائی کرے.

اور حنفیہ کا کہنا ہے کہ: اسے روزہ چھوڑنے اور نماز قصر کرنے کی رخصت ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے بھی یہی اختیار کیا ہے.

دیکھیں: البحر الرائق (149/2) مجموع الفتاوی (110/24).

اور انہوں نے جمہور کے اس آیت سے استدلال کو تسلیم نہیں کیا بلکہ ان کا کہنا ہے کہ: باغی اور حد سے تجاوز کرنے والا وہ ہے جو حلال کھانے کی قدرت رکھنے کے باوجود حرام کھانا طلب کرے، اور معتدی وہ ہے جو ضرورت سے زیادہ مقدار سے تجاوز کرے.

اور جس شخص نے روزہ چھوڑنے کے لیے سفر کیا تو یہ شریعت اسلامیہ پر ایک حیلہ ہے اور اس کے مقصد کے مخالف اسے سزا دی گئی ہے.

فقہ حنبلی کی کتاب "کشاف القناع" میں ہے:

لیکن اگر وہ روزہ چھوڑنے کے لیے سفر کرتا ہے تو اس پر حرام ہے، یعنی سفر اور روزہ چھوڑنا، کیونکہ اس کے سفر کی علت روزہ چھوڑنے کے علاوہ کچھ نہیں، روزہ چھوڑنا اس لیے حرام ہے کہ اس کا کوئی مباح عذر نہیں، اور سفر اس لیے حرام ہے کہ یہ حرام روزہ چھوڑنے کا ایک وسیلہ ہے. انتہی

کچھ کمی و بیشی کے ساتھ دیکھیں: کشاف القناع (312/2).

اور مسافر اپنے شہر یا بستی چھوڑنے سے پہلے روزہ نہیں چھوڑ سکتا، لہذا اس پر اس سے قبل روزہ چھوڑنا حرام ہے؛ کیونکہ وہ اس وقت مقیم ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (48975) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس بنا پر مسافر کے لیے کچھ مواقع پر روزہ چھوڑنا حرام ہے جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

1- جب اس کا سفر قصر کی مسافت کو نہ پہنچتا ہو.

2- جمہور علماء کے ہاں جب اس کا سفر مباح اور حلال نہ ہو.

3- جب اس کا سفر روزہ چھوڑنے کے لیے ہو.

4- جب اس کا ارادہ سفر کرنے کا ہو اور اپنی بستی یا شہر کے گھروں کو چھوڑنے سے قبل روزہ چھوڑنے کا ارادہ ہو.

5- ایک پانچویں حالت بھی ہے جس میں جمہور علماء کے ہاں مسافر پر روزہ چھوڑنا حرام ہے، وہ یہ کہ جب سفر کر کے جانے والے شہر میں چار دن سے زیادہ قیام کرے، اور دوسرے علماء کرام کی رائے ہے کہ مسافر جب تک مسافر ہے اسے سفر کی رخصتیں حاصل ہیں، چاہے مدت کتنی بھی لمبی ہو جائے.

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (21091) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

واللہ اعلم.